بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ — ۱۸ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۸ اخاء ۱۳۵۹ ہش ۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء — نمبر ۲۴۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود —

حفاظت اسلام کی غرض سے خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے یہ سلسلہ قائم کیا ہے

اس سے صاف عیاں ہے کہ الٰہی نصرت کا وقت آپہنچا اور اسلام کی عزت و جلال کے دن آگئے

"اگر یہ سوال ہو کہ تم نے آکر کیا بنایا؟ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ دنیا کو خود معلوم ہو جاوے گا کہ کیا بنایا ہاں اتنا ہم ضرور کہتے ہیں کہ لوگ آکر ہمارے پاس گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ ان میں انکسار اور فروتنی پیدا ہوتی ہے اور رذائل دور ہو کر اخلاق فاضلہ آنے لگتے ہیں اور سبزہ کی طرح آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں۔ اور اپنے اخلاق اور عادات میں ترقی کرنے لگتے ہیں۔ انسان ایک دم میں ہی ترقی نہیں کر لیتا بلکہ دنیا میں قانون قدرت یہی ہے کہ ہر شے تدریجی طور پر ترقی کرتی ہے۔ اس سلسلہ سے باہر کوئی شے ہو ہی نہیں سکتی ہاں ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ آخر سچائی پھیلے گی اور پاک تبدیلی ہوگی۔ یہ میرا کام نہیں ہے بلکہ خدا کا کام ہے اس نے ارادہ کیا ہے کہ پاکیزگی پھیلے۔ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی ہے اور اسے ایک کیڑا لگا ہوا ہے۔ پوست ہی پوست باقی ہے مغز نہیں رہا۔ مگر خدا نے چاہا ہے کہ انسان پاک ہو جاوے اور اس پر کوئی داغ نہ رہے۔ اسی واسطے اس نے محض اپنے فضل سے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۸-۲۷۹)

"خدا تعالیٰ ہی خود اسلام کا محافظ اور ناصر ہے وہ اب چاہتا ہے کہ اسلام کا پاک اور درخشاں چہرہ دکھایا جاوے۔ چنانچہ یہ سلسلہ جو اس نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی نصرت کا وقت آپہنچا اور اسلام کی عزت اور جلال کے دن آگئے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں جو ہمارے شامل حال ہیں۔ یہ آج کسی مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کیا کوئی اہل مذہب ہے جو اسلام کے سوا اپنے مذہب کی حقانیت پر تائیدی اور سماوی نشان پیش کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ جو قائم کیا ہے یہ اس حفاظت کے وعدہ کے موافق ہے۔ جو اس نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ میں کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۱۰ و صفحہ ۳۱۱)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ باہر سے آمدہ گزشتہ اطلاع کے بموجب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔ مکرم میجر عبدالحمید صاحب مبلغ امریکہ کے آمدہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ ان کو سانس پھول جانے اور پھیپھڑوں میں پانی پڑ جانے کی تکلیف ہے زیر علاج ہوا ہے۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

۔ لاہور (بذریعہ تار) محترم چوہدری نصیر احمد صاحب آف الائیڈ سائنٹیفک سٹور لاہور فالج کے خفیف حملہ کی وجہ سے اچانک بیمار ہو گئے ہیں بائیں بازو اور بائیں ٹانگ پر اثر ہے۔ نیز میری اہلیہ طویل علالت کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری نصیر احمد صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور میری اہلیہ کو بھی اپنی جناب سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

صلاح الدین A ۱۸۷ رحیم پورہ ملتان روڈ لاہور

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں احباب چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ کی

ایک اہم ذمہ داری

تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبے کے پیش نظر جہاں امتحان دینے والے ہر احمدی بچے کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ فیل ہو) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط اطلاع دے گا وہاں ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست خدمت اقدس میں ارسال کرے گی۔

۱۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا:۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے وہ ان کی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی۔"

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

رپورٹ نمبر ۱۳ بابت ۹ تا ۱۲ جولائی ۱۹۸۰ء (قسط سوم)

ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

احباب جماعت کے ساتھ اجتماعی ملاقات۔ عظیم ذمہ داریوں کی ادائیگی کے متعلق بیش بہا نصائح

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

۲۰ جولائی ۱۹۸۰ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ہمبرگ مشن اور اس سے منسلک جماعتوں کے احباب کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا تھا اور اس موقع پر انہیں بیش بہا نصائح سے نوازا تھا۔ ان نصائح کا ایک حصہ گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ بقیہ حصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے اسلام کی رُو سے حیاتِ اجتماعی کے ایک اور بنیادی اصل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ جہاں بھی ایک سے زیادہ آدمی جمع ہوں ان کے لئے باہم مل کر رہنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کریں اور ایک دوسرے کے درپے آزار نہ ہوں۔ کیونکہ لڑائی جھگڑا باہمی اُلفت کے بنیادی اصل کے سراسر منافی ہے۔ حج بھی حیاتِ اجتماعی کے ایک اہم بالشان پہلو کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے تعلق میں فرمایا:۔

لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ
وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ۔

یعنی یہ کہ حج کے ایام میں کسی قسم کی نافرمانی اور جھگڑا وغیرہ کرنا جائز نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لڑائی جھگڑا اجتماعی زندگی کے لئے سمِ قاتل کی حیثیت رکھتا ہے اسی لئے اسلام نے اس سے سختی سے منع کیا ہے اور اسی لئے میں نے فیصلہ کیا کہ میں احمدیوں کو آپس میں لڑنے نہیں دوں گا۔ باہم پیار سے رہو۔ انتقام لینے کے درپے نہ ہو۔ معاف کرنا سیکھو۔ ایک دوسرے کی مدد کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے ہے۔ آپ نے فتح مکہ کے موقع پر انتہائی دُکھ پہنچانے والے جانی دشمنوں کو لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہہ کر معاف کر دیا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ میں اپنے رب سے دعا کروں گا کہ وہ بھی تمہیں معاف کر دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے آپس میں لڑیں، جماعت میں اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

حقیقی مسلمان کی تعریف

حضور نے جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے ایک بہت بڑے فضل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ حقیقی معنوں میں مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اسلام کے ثمرات کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اگر یہ ایک حقیقت ہے اور یقیناً ہے تو پھر ساری دنیا مل کر کسی کو مسلمان کہے تو وہ کہہ تو سکتی ہے لیکن وہ اسے اسلام کے ثمرات سے متمتع نہیں کر سکتی۔ اسلام کے ثمرات سے تو خدا تعالیٰ ہی متمتع کرتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ وہ ہمیں اسلام کے ثمرات سے مسلسل متمتع کر رہا ہے۔ ہمارے مردوں، عورتوں اور بچوں تک کو وہ رؤیائے صالحہ کے ذریعہ مستقبل کی خبریں دیتا ہے اور پھر انہیں وہ پورا کر دکھاتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے ایک احمدی خاتون کا خواب بیان کیا اور بتایا کہ خدا تعالیٰ نے اسے حرف بحرف پورا کر دکھایا۔ اسی طرح حضور نے خود اپنے بعض الہامات بھی سنائے اور انتہائی مخالف اور نامساعد حالات کے باوجود ان کے پورا ہونے کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا اور پھر فرمایا اگر آپ خدا تعالیٰ کے اس احسان کو ٹھکراتے ہیں اور اس کی قدر نہیں کرتے تو آپ سے زیادہ بدبخت کوئی نہیں۔ تم لوگ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے مورد ہوتے ہوئے بھی یہاں تبلیغ نہیں کرتے یہ بھی ناشکری ہے۔ ۱۹۷۴ء کے بعد پاکستان میں بڑی کثرت سے لوگ احمدی ہوئے ہیں۔ تم اگر یہاں صحیح معنوں میں تبلیغ کرو تو یہاں ایک انقلاب بپا کر سکتے ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اسلامی تعلیم کے مطابق زندگیاں گزارو اور یہاں کے لوگوں کے سامنے اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کی راہ میں روک بنو گے۔

بیش بہا نصائح

حضور نے جرمنی میں مقیم احمدیوں کو بیش بہا نصائح سے سرفراز فرماتے ہوئے فرمایا۔ الحمد بہت پڑھا کریں اور خدا تعالیٰ سے بے وفائی کرنے کا خیال بھی دل میں نہ آنے دیں۔ یہ کبھی نہ سوچیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔ کر ہی نہیں سکتے۔ ہاں مقدور بھر شکر ادا کرنا آپ پر فرض ہے۔ اس میں کمی نہ آنے دیں۔

حضور نے فرمایا ایک بات اور یاد رکھیں کہ کسی کے خلاف بد دُعا نہیں کرنی۔ یہ خدا کا کام ہے کہ وہ اپنے کسی بندے سے کیا سلوک کرے۔

پھر فرمایا۔ ایک پکا احمدی بن کر دوسروں کو اسلام کا عملی نمونہ دکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ بہت تیزی سے دنیا میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ احمدیوں کو ان تبدیلیوں سے آگاہ کر رہا ہے۔ یہ غفلت سے کام لینے کا وقت نہیں ہے بلکہ پوری بیداری، چوکسی اور مستعدی کے ساتھ اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے، خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کا وقت ہے۔ وقت کی اہمیت کو پہچانو اور اپنی اس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے مستعد ہو جاؤ۔

اجتماعی دُعا

آخر میں حضور نے فرمایا آؤ اب اپنے لئے بھی دُعا کر لو اور میرے لئے بھی۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے ہاتھ اُٹھا کر اجتماعی دُعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ اس پُر درد و پُر سوز دُعا کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کا یہ بصیرت افروز خطاب جو ۱۲ بج کر ۲۰ منٹ پر شروع ہوا تھا ڈیڑھ بجے بعد دوپہر اختتام پذیر ہوا۔

شرف مصافحہ

دُعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جملہ حاضرین کو باری باری شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ شرف مصافحہ حاصل کرنے کا یہ منظر خود اپنی جگہ بہت ایمان افروز اور رُوح پرور تھا۔ احباب جو ایک خاص نظام کے ماتحت قطاروں میں بیٹھے تھے۔ قطار در قطار باری باری حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ہر شخص اپنا تعارف کراتا۔ حضور پہلے ہی اسے پہچان جاتے اور نام پتہ بتا دیتے یہ امر احباب کے لئے از حد خوشی اور مسرت کا موجب ہوتا اور یہ جان کر کہ حضور کو ان کا نام پتہ پہلے ہی معلوم ہے وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے۔ ہر کوئی اپنی حاجت بتاتا اور دُعا کے لئے ملتجی ہوتا۔ حضور دُعائیہ کلمات فرماتے اور تسلّی دلاتے کہ ہم بعد میں بھی دعا کریں گے۔ بعض احباب اپنے ہمراہ بچوں کو بھی لائے ہوئے تھے۔ حضور بچوں کو پیار کرتے اور سروں پر دست شفقت پھیر کر انہیں دُعا دیتے۔ جب غانا مغربی افریقہ کے جناب مبارک ادماٹے کو اسی اپنے نو ماہ کے بچے مبشر احمد کو گود میں لئے حاضر ہوئے تو حضور نے انہیں ہی مصافحہ کا شرف نہیں عطا فرمایا بلکہ ان کے بچے کے رخسار پر پیار کر کے اُس کے ساتھ خاص لاڈ کا اظہار فرمایا۔ مبارک ادماٹے صاحب کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ وہ بعد میں یہ کہتے ہوئے سُنے گئے کہ میرا بچہ بہت خوش نصیب ہے اسے بحمد اللہ خلیفۂ وقت کا لاڈ پیار نصیب ہوا ہے۔ مصافحوں کا یہ سلسلہ سوا دو بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ جس کے بعد حضور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں جہاں حضور قیام فرما تھے تشریف لے گئے۔

سوا چار بجے سہ پہر حضور نے مسجد فضل عمر میں تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

ہمبرگ کے معروف باغ کی سیر

سورج غروب ہونے پر حضور مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھانے کے بعد دس بجے شام کے قریب اہل قافلہ اور متعدد مقامی احباب کے ہمراہ ہمبرگ کا معروف باغ جو "پلانٹن اُنڈ بلومن" (PLANTEN UHD BLUMEN) کے نام سے موسوم ہے۔ دیکھنے تشریف لے گئے اس باغ کی نمایاں خصوصیت جس کی وجہ سے یہ یورپ بھر میں مشہور ہے یہ ہے کہ اس میں موسم گرما کے دوران ہر شام ایک بہت وسیع و عریض تالاب میں ایک خاص ترتیب سے لگے ہوئے لاتعداد فوارے کھولے جاتے ہیں جن کا پانی میوزک کے اُتار چڑھاؤ کے ساتھ بلند ہوتا اور نیچے گرتا ہے اور ساتھ کے ساتھ ہوا میں بلند ہونے والا پانی بجلی کی مختلف النوع روشنیوں کی شعاعوں کے زیر اثر لمحہ بہ لمحہ اپنا رنگ بدل رہا ہوتا ہے۔ اس طرح یوں محسوس ہوتا ہے کہ لاتعداد فواروں سے بلند ہوتے اور لمحہ بہ لمحہ نت نئے رنگ اختیار کرنے اور شکلیں بدلنے والا پانی میوزک کی دھنوں پر رقص کر رہا ہے۔ (باقی ص ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد

(محترم سید ظہور احمد شاہ صاحب بہاولنگر)

تربیت اولاد سے مراد محض یہ نہیں کہ اولاد کو دنیاوی تعلیم دلائی جائے اور اس کے ذریعہ سے دنیاوی جاہ و دولت حاصل کی جائے۔

ایک احمدی کا اپنی اولاد کے متعلق یہ مطمح نظر کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایک احمدی کا مطمح نظر ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے بچے کو قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی اخلاق و آداب سکھائے اور اس کو اسلامی تعلیم سے کما حقہٗ آگاہ کرے۔ تاکہ اس کا بچہ نہ صرف ایک اچھا انسان بلکہ ایک اچھا احمدی بھی بن سکے۔ اور اس کی ذات اپنے ماں باپ۔ اپنے خاندان۔ اپنے ملک، اپنی قوم اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے موجب رحمت و برکت ہو۔

اس سلسلہ میں آداب مجلس۔ آداب گفتگو۔ نماز کی پابندی۔ فرائض منصبی کی ادائیگی۔ محنت کشی۔ خدمتِ خلق۔ لوگوں سے حسنِ سلوک اور حسنِ معاملہ سے پیش آنا اور اس طرح کی تمام باتیں تربیت اولاد میں شامل ہیں اور ان امور کی ذمہ داری نہ صرف والدین بلکہ رشتہ داروں دوستوں، اساتذہ اور بدرجہ اولیٰ عہدیداران جماعت پر بھی عائد ہوتی ہے۔

یہ کام آج کے معاشرہ میں اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ اس کے لئے جس قدر بھی کوشش کی جائے کم ہے۔ موجودہ زمانے میں مغربی اقدار کا اثر نوجوانوں اور نئی نسل پر بہت گہرا پڑ رہا ہے۔ رہی سہی کسر ریڈیو۔ ٹی وی فلم۔ رسالوں اور میگزینوں نے نکال دی ہے ایک طرف بُری باتوں کی یلغار ہے اور دوسری طرف قرآن و حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود سے ہماری بیگانگی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ کسی مُرسلِ ربّانی کا زمانہ جوں جوں لمبا ہوتا جاتا ہے اسی نسبت سے اگلی نسلوں کی تربیت کا مسئلہ زیادہ مشکل ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ ایک تو اللہ کے نبی کا اپنا ایک خاص اثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے جو کوئی بھی اس سے ملتا اور اس کے زمانے میں اس کی جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ وہ اس اثر کی وجہ سے ایک مثالی انسان بن جاتا ہے اور اس کا اپنا کردار ہی تربیت اولاد کا ایک بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں یہ زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ یہ مقناطیسی اثر کم ہوتا جاتا ہے اور اگلی نسلوں کی تربیت کے لئے یہ فیکٹر (Factor) ناپید ہوتا جاتا ہے اور اس کی جگہ دوسرے ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں۔

اس کے علاوہ روز بروز چونکہ تعداد بھی بڑھتی رہتی ہے۔ اس لئے بھی اس کام کی وسعت کے پیش نظر یہ کام مشکل ہوتا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور وجہ بھی ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو لوگ کسی نبی کی جماعت میں خود شامل ہوتے ہیں۔ ان کو ایک دلی لگاؤ ایک جذبہ ایک امنگ اور ایک شوق لاتا ہے۔ جس کے لئے وہ قربانیاں دیتے ہیں، دکھ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ان کا کردار بھی صاف ستھرا اور قابل تقلید ہوتا ہے جو کہ تربیت اولاد کے مسئلہ کے حل میں ممد ثابت ہوتا ہے لیکن ان کے بعد آنے والی نسلیں بوجہ اس کے کہ وہ بالجبر مجبوری یا بالطور اتفاق کہہ لیجئے اس سلسلے میں شامل ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر ان کو یہ نہ بتایا جائے کہ وہ کون سا امر تھا جس کی وجہ سے ان کے والد۔ چچا یا دادا اس سلسلے میں شامل ہوئے تھے تو ان کو کچھ پتہ نہیں لگ سکتا اور پھر وہ عدم کوشش اور عدم تربیت کی وجہ سے باقی معاشرے میں رنگے جاتے ہیں اور ایسی صورت میں ہمارا ان کو مطعون کرنا ہماری اپنی پہلے درجہ کی حماقت ہو گی اور چونکہ یہ نسلی احمدیوں کی تعداد بھی ہماری جماعت میں دن بدن ماشاءاللہ بڑھتی جاتی ہے اس لئے بھی یہ کام زیادہ کٹھن لیکن از حد ضروری ہوتا جاتا ہے۔

اب میں مختصراً "تربیتِ اولاد" کے متعلق چند کرنے والی باتیں بیان کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ان کے کرنے کی توفیق عنایت فرمائے

سب سے اوّل اور بنیادی طریقہ تربیتِ اولاد کا تو وہی ہے جو میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ ہمارا اپنا کردار ایسا ہونا چاہیئے جو کہ ہمارے بچوں کو متاثر کر سکے۔ بچے نہ صرف فطرتی طور پر اپنے بڑوں کو دیکھ کر وہی کچھ کرنا چاہتے ہیں جو وہ کرتے ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ چھوٹا بچہ جو دیکھتا ہے اور سنتا ہے اس کی نقل کرنا چاہتا ہے اور کرتا ہے۔ وہ تو ایک طرح سے His master's voice ہوتا ہے اگر وہ تمام گھر کو پانچ وقت نماز پڑھتے دیکھے گا تو اگر اس کو نماز کی کچھ بھی سمجھ نہ ہو پھر بھی نماز کے افعال ادا کرنا شروع کر دے گا اور آہستہ آہستہ نماز کی اس کو عادت پڑ جائے گی۔ اگر آپ کے گھر میں ہر وقت دینی باتوں کا ذکر اذکار ہو گا تو وہ بھی وہی باتیں پسند کرنے لگے گا۔ لیکن اگر آپ خود ہی چھ بجے سے لے کر ۱۱ بجے تک ٹی وی سیٹ سے چپکے رہیں تو پھر آپ اس کو کمرشلز (Commercials) دیکھ دیکھ کر ڈانس کرنے سے کیسے روک سکتے ہیں۔

اگر آپ نماز فجر کے لئے خود نہیں جاگتے یا نماز سورج چڑھنے کے بعد پڑھتے ہیں تو اسے کیسے معلوم ہو گا کہ نماز فجر سورج چڑھنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

کسی نے ایک بڑے آدمی سے پوچھا کہ تربیت اولاد کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ اس نے جواب دیا کہ صرف تین باتوں کی ضرورت ہے اوّل۔ ذاتی نمونہ۔ دوئم ذاتی نمونہ۔ سوئم ذاتی نمونہ۔ یعنی بچوں کی تربیت کے لئے ماں باپ کا ذاتی نمونہ ایسی اہمیت رکھتا ہے کہ بسا اوقات یہ اکیلی چیز ہی ان کی تربیت کے لئے کافی ہو جاتی ہے لیکن اس کے برعکس اگر والدین بچوں کے سامنے جھوٹ بولیں۔ بددیانتی کریں۔ آپس میں لڑیں اور دوسرے بُرے اخلاق کا مظاہرہ کریں تو بچے بھی اسی رنگ میں رنگے جائیں گے۔ اس لئے بچوں کی تربیت کے لئے والدین کو گھر میں نیک نمونہ دکھانے کی از حد ضرورت ہوتی ہے۔

اس لئے بچوں کی صحیح تربیت کے لئے ہمیں اپنا شعار اسلامی بنانا چاہیئے۔ نماز باجماعت کیلئے مسجد آنا چاہیئے اور بچوں کو ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جماعتی سرگرمیوں میں خود بھی حصہ لینا چاہیئے اور بچوں کو بھی شامل کرنا چاہیئے اس لئے سب سے پہلا اور بنیادی نکتہ تربیتِ اولاد کا یہ ہے کہ بچوں کے سامنے اچھا نمونہ رکھا جائے۔ اگر دن رات گھر میں بچوں کے سامنے اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہو گا تو ان کے اخلاق خود بخود اچھے ہو جائیں گے اور بُری باتوں سے نفرت کرنا ان کی گھٹی میں پڑ جائے گا۔ والدین کا نیک ماحول ان کی ہر وقت حفاظت کرے گا۔ اور وہ معاشرہ کی برائیوں سے بہت حد تک محفوظ رہیں گے۔

دوسرا طریقہ تربیتِ اولاد کا نماز ہے اور درحقیقت دیکھا جائے تو نماز کیا ہے دعا کا ہی دوسرا نام نماز ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ شروع سے ہی اپنے بچوں کو نماز کی عادت ڈالیں اور جس قدر جلدی ہم اس تربیت کو شروع کر دیں گے اسی قدر یہ کام ہمارے لئے آسان ہو گا اور جس قدر ہم اس میں دیر کریں گے اسی قدر یہ کام مشکل ہوتا چلا جائے گا۔

اصل میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ ماں باپ بچے کے شروع کے سالوں میں اس پر پوری توجہ نہیں دیتے وہ سمجھتے ہیں کہ ابھی تو اس کا بچپن کا زمانہ ہے جب بڑا ہو گا تو پھر اس کی تربیت شروع کریں گے یہ ایک خطرناک غلطی ہے جس کے ماں باپ مرتکب ہوتے ہیں۔ اسلام نے تو بچوں کی تربیت پیدائش کے وقت سے ہی شروع کرنے کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں اذان کہی جائے۔ یہ تربیت کا سب سے پہلا عمل نہیں تو اور کیا ہے۔ اس میں صریح اشارہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ بچے کی تربیت پیدا ہوتے ہی شروع ہونی چاہیئے ۔ پھر اذان دینے میں دوسرا اشارہ یہ ہے کہ اصل چیز نماز ہی ہے اور اس پر خود کاربند ہونے اور بچے کو کاربند کرنے سے ہی اس کی صحیح تربیت ہو سکتی ہے کیونکہ نماز ہی وہ چیز ہے جس میں یہ اثر ہے کہ

تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں دعا سکھلائی ہے

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۔

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے :۔

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ اَلنِّسَآءُ وَالطِّیْبُ

اے لوگو! تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے دو چیزیں مجھے بہت محبوب ہیں ۔ ایک عورت دوسرے خوشبو ۔

وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ۔

مگر میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے ۔

اس لئے اولاد کے قرۃ العین ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا سکھائی ہے اور اولاد کا قرۃ العین ہونا اس کے پابند نماز ہونے کو چاہتا ہے ۔ اس کے بعد ضروری ہے کہ ماں باپ اپنے بچے کے لئے اللہ تعالیٰ سے خشوع و خضوع سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تربیت اولاد کی کوششوں میں برکت ڈالے اور انکی کوششوں میں جو کمی رہ جائے اسے اپنے خاص فضل سے خود پوری کرے ۔ کیونکہ انسان کو ضعیف پیدا کیا گیا ہے اور باوجود انتہائی کوشش کے کسی انسان کی کوشش مکمل نہیں ہو سکتی ۔ انسان تو بہت ہی کمزور واقع ہوا ہے ۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال نہ ہو تو اس کی کوششیں تو کوئی معنی نہیں رکھتیں ۔ پھر ہر کام میں اس کی کوششیں ہوتی ہی کتنے فیصد ہیں اس لئے اپنی سی کوشش کرنے کے بعد دعا میں لگ جانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور جو معمولی کوشش بھی ہمارے ذمہ لگائی گئی ہے اس میں جو کوتاہیاں رہ گئی ہوں انہیں معاف فرمائے اور ان کمیوں کو اپنے فضلوں سے خود ہی پورا کرے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ تین دعائیں خدا کے فضل سے ضرور پوری ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں ۔

دعوۃ المظلوم
ودعوۃ المسافر
ودعوۃ الوالد لولدہ ۔

مظلوم شخص کی دعا جو ظلم سے تنگ آکر اپنے خدا کو پکارے ۔ مسافر کی دعا جو وہ سفر کی پریشانیوں میں گھر کر خدا کے حضور کرے تیسرے ماں باپ کی دعا جو وہ اپنے بچوں کی بہتری کے لئے تڑپ تڑپ کر کرتے ہیں ۔

حق یہی ہے کہ ماں باپ کی دعا اپنے بچوں کے لئے ہمیشہ تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے ۔ کیونکہ جس جذبے محبت اور تڑپ کے ساتھ ماں یا باپ اپنے بچے کے لئے دعا کر سکتے ہیں اس جذبے کے ساتھ کسی اور کے لئے دعا کرنا محال ہوتا ہے ۔ اس لئے ایسی دعا میں ایک جذبہ ہوتا ہے ۔ جو کہ عرش الٰہی کو ہلا دیتا ہے اور اسی لئے ایسی دعا مستجاب ہوتی ہے لیکن افسوس اکثر لوگوں کو اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا ۔ یا وہ اس بات کی اہمیت کو محسوس ہی نہیں کرتے اور وہ اس نعمت سے محروم رہ جاتے ہیں اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اپنے بچے کے پیدا ہونے کے ساتھ ہی اس کے لئے دعاؤں میں لگ جائیں اور باقی دعاؤں کے ساتھ اس میں کبھی ناغہ نہ ہونے دیں ۔ اور جب ہم اس کے لئے باقاعدگی سے دین و دنیا کی ترقیات کے لئے دعا کریں گے تو ضرور ہے کہ ہمیں اس کے لئے وسائل مہیا کرنے کی بھی ترغیب ہو اور اس طرح سے نہ صرف بچے کا فائدہ ہو بلکہ ماں باپ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں ۔

تیسرا طریقہ تربیت اولاد کا یاددہانی کا عمل ہے ۔ قرآن مجید میں حکم ہے

ذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

تو یاد دلاتا رہ کیونکہ یاددہانی مومنوں کے لئے سودمند ہے ۔ اس یاددہانی کے لئے بچوں کے لئے قرآن مجید ۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود کا درس کا انتظام ہونا چاہیئے تاکہ بچے ان تمام باتوں کو سن سکیں اور ان کے علم میں اضافہ ہو ۔ اسی طرح جماعتی جلسے اور تقریبیں ہیں ۔ جن میں شامل ہو کر بچے تقریریں سنتے ہیں اور نیک باتوں اور نیک کاموں کی تحریک ہوتی ہے ۔ خدام الاحمدیہ ، اطفال الاحمدیہ اور دوسری تنظیموں کے اجلاس بھی اسی ضمن میں آتے ہیں اور چاہیئے کہ بچے اور بڑے سب ہی ان تمام اجلاسوں میں شامل ہوں ۔ کیونکہ بڑے شامل ہوں گے تو بچے بھی دلچسپی لیں گے اور ان کو دین سے اور اسلام اور احمدیت سے دلچسپی پیدا ہو گی اور ان کی تربیت خود بخود ہوتی رہے گی ۔

درحقیقت یہ تنظیمیں بھی بچوں کی تربیت کا ایک اہم ادارہ ہیں بچے لغو مجالس میں بیٹھنے سے یا بیکار یا آوارہ رہنے سے بچتے ہیں اور اچھی مجالس میں حصہ لیتے ہیں ۔ اور اس کا اثر قدرتی طور پر ان پر اچھا ہوتا ہے ۔

یہ سب پروگرام چاہے تربیتی کلاسیں ہوں چاہے مختلف مجالس کے اجلاس ہوں درحقیقت ذکر کے ضمن میں ہی آتے ہیں اور اس طرح سے ان میں شامل ہو کر ہم ایک قرآنی حکم بھی بجا لاتے ہیں ۔

ان پروگراموں میں شمولیت سے بچوں کا علم بڑھتا ہے ان میں نیکی اور اچھائی کے لئے ایک نیا ولولہ جوش اور جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اگر ہم ان پروگراموں کو رسم کے طور پر نہیں کرتے کہ مرکز کا حکم ہے اس لئے کر رہے ہو کہ عہد دہرا دے اور پھر کچھ وقت کے بعد اس عہد کو بھول جائیں بلکہ ان کی صحیح روح کو بروئے کار لاتے ہوئے یہ پروگرام بنائیں اور ان پر عمل کریں تو ان پروگراموں میں شامل ہونے والے بچوں یا نوجوانوں کو اپنے فرائض اور مقاصد کا علم ہوتا رہتا ہے جو کہ یقیناً عمل کرنے سے پہلے ایک ضروری زینہ ہے ۔ اس لئے ان تمام مواقع پر ماں باپ کو نہ صرف خود شامل ہونا چاہیئے ۔ بلکہ اپنے چھوٹے سے چھوٹے بچوں کو بھی ساتھ لا کر ان میں شامل کرنا چاہیئے ۔ ان تقریبات میں ذوق و شوق سے عملی حصہ لینا ضروری ہے اور بچوں کی تربیت کا ایک بڑا ذریعہ ہے ۔

سب سے آخر میں احباب جماعت سے درخواست کروں گا کہ میرے لئے اور میرے بچوں کیلئے بھی دعا کریں کہ میری کوتاہی کی وجہ سے میرے بچوں کی تربیت میں جو خامیاں رہ گئی ہیں ۔ ان کو وہ مولا کریم خود پورا فرمائے اور ہم سب کو اس عظیم فرض کو کما حقہ بجا لانے کی توفیق عنایت فرمائے ۔

آمین ۔

درخواستہائے دعا

(۱) گذارش ہے کہ خاکسار کی ہمشیرہ شہزادی شہربانو تو لنج کی تکلیف میں مبتلا ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے
(محمد طارق کارکن دارالضیافت ربوہ)

(۲) میرے بیٹے محمد یوسف صاحب کی شادی کو تقریباً دس سال گذر گئے ہیں ۔ لیکن ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہے ۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت و شفقت سے اولاد نرینہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔
(شیخ جمیل احمد امرتسری سابق درویش قادیان)

(۳) خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ جنت بی بی صاحبہ کھاریاں میں مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں ۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
(عنایت اللہ مراقب خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(۴) خاکسار کا ایم ۔ ایس ۔ سی کا امتحان سندھ یونیورسٹی حیدر آباد میں ۲ر نومبر سے شروع ہو رہا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ پوزیشن میں خاکسار و دیگر احمدی طلباء کو کامیاب فرمائے ۔ آمین ۔
(عبد الباسط صاحب بھٹی ولد مکرم عبد العزیز صاحب بھٹی انچارج باغ فضل عمر ناصر آباد اسٹیٹ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تعلیم کا ایک اہم پہلو --- باہمی اخوت وہمدردی

(مکرم مولوی خالد احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم مردان)

اللہ تعالیٰ نے عبادات کے دو حصے مقرر کیے ہیں جن میں ایک حصہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتا ہے جس میں نماز، حج، زکوٰۃ اور دوسری عبادات آجاتی ہیں دوسرا حصہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے یعنی مسلمانوں کا باہمی حسن سلوک اور غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک اس کے متعلق حضور پاکؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حق کو تو معاف کر دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ حقوق العباد کو معاف نہیں کرتا اگر کسی نے کسی کا دل دکھایا ہوگا یا کسی کو تکلیف دی ہوگی یا کسی کا مال کھایا ہوگا تو زیادتی کرنے والے کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اسے کہا جائیگا کہ اس سے معافی طلب کرو اگر وہ معاف کر دے تو خدا بھی معاف کر دیگا۔

حقوق العباد کی اتنی اہمیت آنحضورؐ نے فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا

"جو شخص کسی دوسرے کو تکلیف دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو تکلیف میں ڈال دیتا ہے اور جو کسی کو مشکل میں ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مشکل میں ڈال دیتا ہے"

(مسلم)

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود نے اپنے آنے کی غرض ہی یہ بیان فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں کہ

"میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت ہمدردی ظاہر کرو وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو"

حقوق العباد میں سے سب سے بڑی حسد، غصہ اور کینہ پروری ہے جسکا نتیجہ آخر کار آپسمیں قطع تعلقی کی صورت میں پیدا ہوتا ہے اسلام نے ان تمام چیزوں کو ختم کر دینے کا حکم دیا ہے چنانچہ حضور پاکؐ فرماتے ہیں

اے مسلمانوں آپسمیں غصہ، کینہ، حسد اور قطع تعلقی چھوڑ دو اور خدا کے سچے اور مخلص آدمی بن جاؤ اور کسی انسان کیلئے جائز نہیں کہ وہ تین سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کا ناراض رہے

(بخاری ومسلم)

حقوق العباد میں دوسری بڑی چیز ایک دوسرے کو دکھ دینا ہے جسکو اسلام پسند نہیں کرتا بلکہ مسلمان کی تعریف ہی یہ کر دی

"کہ صحیح مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"

گویا دوسرے الفاظ میں ایسا کرنے والا یعنی جو زبان اور ہاتھ سے دوسرے کو تکلیف دیتا ہے وہ مسلمان ہی نہیں (المسلم)

تیسری چیز جو اسلام نے حقوق العباد میں رکھی ہے وہ آپسمیں بھائی بھائی بن کر رہنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"مسلمان مومن تو آپسمیں بھائی بھائی ہیں" (الحجرات)

حضرت مسیح موعود بھی آپسمیں ہمدردی رکھنے کے بارے میں شرائط بیعت میں فرماتے ہیں

"یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا"

(اشتہار تکمیل ہدایت)

چوتھی چیز جس کی طرف توجہ دلائی وہ یہ ہدایت ہے کہ غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھو اور معاف کرنا اپنا شیوہ بنالو چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"کہ وہ لوگ جو غصہ کی حالت میں غصہ کو پی جاتے ہیں اور پھر صرف غصہ ہی نہیں پیتے بلکہ زیادتی کرنے والے کو معاف بھی کر دیتے ہیں وہ صحیح کامل مسلمان و مومن ہیں"

مامور زمانہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئیگی جب تک وہ آپسمیں ہمدردی نہ کریں ..... اگر عفو نہ کیا جائے ہمدردی نہ کی جائے اس طرح یہ بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایکدوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد سوم ۳۴۸)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی نے تو مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دیا ہے جس طرح جسم کے کسی دوسرے حصہ کو تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے اسطرح اگر ایک مسلمان بھائی تکلیف میں ہے تو ساری جماعت تکلیف میں ہوتی ہے چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں

"کہ مومن ایک مرد واحد کی طرح ہیں اگر اسکی آنکھیں تکلیف میں ہیں تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے اور اگر اسکا سر تکلیف میں ہے تو بھی سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے اسی طرح اگر ایک مومن مشکل میں ہے تو ساری جماعت تکلیف میں ہونی چاہیئے"

پانچویں چیز جو حقوق العباد میں رکھی ہے وہ یہ ہے کہ وہی چیز دوسرے کیلئے پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو یعنی وہ امر یا چیز جو تم کو پسند نہیں دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرو حضور پاکؐ کی حدیث ہے کہ

"مومن وہ ہے جو دوسرے کے لیے وہی چیز پسند کرتا ہے جو اسے خود پسند ہو"

چھٹی چیز حسن اخلاق ہے یعنی تمام انسانوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آنا ایک مسلمان کا شیوہ ہونا چاہیئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

"کہ تم میں سے قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب اور میرا منظور نظر وہی ہوگا جسکے اخلاق اچھے ہیں"

(مسلم)

کیونکہ جب اخلاق ٹھیک ہو جائیں اس وقت خود بخود حقوق العباد کا قیام ہو جاتا ہے مثلاً کسی بھائی کو تکلیف میں دیکھ کر اس کی مدد نہ کرنا اس کا ساتھ نہ دینا بھی اچھے اخلاق میں شامل نہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے اگر تم کچھ بھی اس کے لیے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو"

(ملفوظات جلد ۷ صہ ۱۰۴)

انسان اگر حقوق العباد کو نظر انداز کرتا چلا جائے تو آخر کار وہ ایک مقام پر پہنچ کر حقوق اللہ کو بھی چھوڑنے لگ جاتا ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الہی ہے جو حقوق العباد کے نیچے ہے"

الغرض کسی کو ناجائز تکلیف دینا کسی کو مشقت میں ڈالنا کسی کا ناجائز مال کھانا عورتوں کی بے حرمتی کرنا۔ کسی کو طعنہ دینا۔ گالی گلوچ کرنا۔ مظلوم کی مدد نہ کرنا یہ سب حقوق العباد کی حق تلفی ہے اور گناہ ہے۔

اسلام نے حقوق العباد کا پورا کرنے کا دائرہ صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ تمام دنیا کے لوگوں سے برابر سلوک کرنے کی تلقین کی ہے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے کہ تو لوگوں سے کہہ دے

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

کہ میں تمام دنیا کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں

پس مسلمانوں کو صرف مسلمانوں سے ہی ہمدردی اور اخوت قائم نہیں کرنی چاہیئے بلکہ یہودیوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی یہی سلوک کرنا ہے۔ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

"یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے میں آجکل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۷ صہ ۲۸۳)

پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی چیز ہے کہ اگر

انسان اسے چھوڑ دے تو پھر آہستہ آہستہ وہ درندہ صفت ہو جاتا ہے انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان صفت ہے جب تک دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت۔ سلوک۔ ہمدردی، حسن اخلاق سے کام لیتا ہے اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جیسا کہ شیخ سعدی نے کہا ہے

"بنی آدم اعضائے یک دیگر اند"

جماعت احمدیہ کے افراد کا فرض ہے کہ وہ تمام لوگوں سے ہمدردی سے پیش آئیں اور جہاں کہیں ہوں وہاں بھائی بھائی بن کر رہیں اور دوسروں کے لیے نمونہ بنیں اور حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کو ہمیشہ یاد رکھیں

"یہ جماعت جسکو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۵۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اچھے اخلاق دنیا کے سامنے پیش کر سکیں اور جنت کا نمونہ اس دنیا میں قائم کر سکیں آمین

اپنے کاروبار کو

"الفضل"

کے ذریعہ باشعور طبقہ میں متعارف کروائیں

(مینیجر)

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا پہلا دو روزہ کامیاب ضلعی اجتماع

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی کا پہلا دو روزہ سالانہ اجتماع ضلعی سطح پر ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسجد نور مری روڈ میں خدا تعالیٰ کے بے حد فضل و کرم سے نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمد للہ۔ دونوں دن یہ اجتماع صبح ۱۰ بجے سے ۴½ بجے تک منعقد رہا جبکہ ۱ بجے سے ۲½ بجے تک نماز ظہر و عصر اور طعام کیلئے وقفہ رہا۔ ناصرات کا اجتماع اتوار کو تھا اس دن "پکنک" کا پروگرام کیا گیا مقامی لجنہ و ناصرات اپنا کھانا ہمراہ لائی تھیں جبکہ بیرونی لجنات کی ممبرات کیلئے کھانے کا انتظام مقامی لجنہ کی طرف سے تھا۔ دونوں دن چاروں اجلاس صدر صاحبہ لجنہ راولپنڈی کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا اجتماع ۱۳ اکتوبر بروز پیر تھا تلاوت قرآن کریم عہد اور نظم کے بعد صدر لجنہ راولپنڈی مسز منور اختر صاحبہ نے خطاب فرمایا بعد ازاں لجنہ کے مقابلے شروع ہوئے جن میں تقریری مقابلہ معیار اول اور معیار دوم فی البدیہہ تقاریر۔ معلومات دینیہ۔ حسن قرأت حفظ قرآن اور بیت بازی شامل ہیں۔ ان مقابلوں میں بڑی ممبرات اور نوجوان بچیوں نے بڑے جوش و جذبہ سے حصہ لیا۔ اور انعامات اور سندات حاصل کیں۔ بیرون راولپنڈی کی لجنات کے تقریری مقابلہ معیار اول اور مقابلہ حسن قرأت الگ ہوئے۔ ان مقابلوں کے دوران نظمیں اور نمائندگان کے خطاب بھی ہوئے سری لنکا سے آئی ہوئی نو احمدی بہن امۃ السلام صاحبہ جو پہلے بدھ تھیں نے دونوں دن اجتماع میں شرکت کی۔ انہوں نے ممبرات سے مختصر خطاب کیا اور کہا کہ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے اور مجھے پروگرام بہت اچھا لگا ان کو تھوڑی تھوڑی اردو بولنی اور سمجھنی آتی ہے

لجنہ اماء اللہ کے مختلف مقابلوں میں کل ۸۹ ممبرات شریک ہوئیں ہر مقابلہ میں اول، دوم سوم اور حوصلہ افزائی کے انعامات مع سندات دیئے گئے اس اجتماع میں ضلع کی تمام لجنات کو مدعو کیا گیا تھا چنانچہ صدر لجنہ واہ، مع بیگم صاحبہ محترم مولوی دین محمد شاہد صاحب مربی سلسلہ اور ۱۰ ممبرات، صدر لجنہ گوجر خان مع ۳ ممبرات، صدر لجنہ چونترہ مع ۲ ممبرات، ٹیکسلا سے دو ممبرات مردان سے ایک ممبر اور ۲ ناصرات، اسلام آباد سے ۲ ممبرات نے دونوں دن آکر شرکت کی واہ کی ممبرات لجنہ کے اجتماع سے تین انعاموں اور ناصرات کے اجتماع سے پانچ انعاموں کی مستحق قرار پائیں

ناصرات کے اجتماع میں ۸۵ ناصرات اور ۷۰ ممبرات لجنہ نے شرکت کی جبکہ لجنہ کے اجتماع میں ۲۲۵ ممبرات اور ۶۰ بچوں نے شرکت کی لجنہ کے اجتماع کے روز ممبرات کے چندے سے کھانا مقامی لجنہ نے پیش کیا دونوں دن انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ اجتماع کا پروگرام سنا گیا ممبرات راولپنڈی کیلئے یہ اجتماع سالانہ اجتماع مرکزیہ ربوہ کیلئے ایک ریہرسل تھا۔ اس سے ممبرات میں مرکزی اجتماع میں شرکت کی مؤثر تحریک ہوئی اور مقامی طور پر لجنہ میں بیداری پیدا ہوئی فالحمد للہ علی ذالک (سیدہ نسیم سعید جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ چک ۱۸۵/۷ آر ضلع بہاولنگر:-

جماعت احمدیہ ۱۸۵/۷ آر ضلع بہاولنگر کے زیر اہتمام مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۰ء بعد نماز عشاء زیر صدارت محترم نذیر احمد صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برتر از وہم و گمان شان سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ پر محترم ہدایت اللہ صاحب شاد انسپکٹر بیت المال، محترم ناصر احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ احمدیہ اور صدر جلسہ نے نہایت ایمان افروز تقاریر کیں اس مبارک جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حضرت بانی جماعت احمدیہ کے نعتیہ کلام سے ہوا۔ چک ۱۸۴/۷ آر۔ چک ۱۸۳/۷ آر اور چک ۱۶۶/۷ آر کے دوست بھی اس مبارک محفل میں شامل ہوئے۔ مستورات کے لیے پردہ کا انتظام تھا مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام کرنے کی سعادت جماعت مقامی کو نصیب ہوئی یہ بابرکت جلسہ جس کے دوران سامعین کثرت سے دل ہی دل میں اور گاہے بلند آواز سے بھی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کلمات کا ورد کرتے رہے دعا پر ۱۰ بجے شب بخیر و بخوبی ختم ہوا الحمد للہ (نذیر احمد سندھی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۸۵/۷ آر ضلع بہاولنگر)

شادیوال ضلع گجرات:-

۱۰ اکتوبر کو جماعت احمدیہ شادیوال ضلع گجرات کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی محمد شفیع صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ شادیوال نے فرمائی اس کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب خالد نے حضرت مسیح موعود کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا ازاں بعد مکرم بشارت احمد صاحب کوثر نے پنجابی زبان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند و ارفع مقام بیان کیا اور اسلام کی دیگر مذاہب پر برتری ثابت کی محترم مولانا نے یہ تقریر جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی پنجابی زبان میں فرمائی ان تقاریر کے بعد مولوی سعید احمد صاحب اظہر سابق مبلغ نائیجیریا نے بیرون ملک تبلیغی مساعی پر مشتمل سلائیڈز دکھائیں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب ([illegible] دوستوں) نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی اور استفادہ کیا شہر کی مستورات نے مکانات کی چھتوں پر بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی کو سنا جلسہ اختتامی دعا پر اختتام پذیر ہوا جو محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل نے کروائی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مقام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین (محمد صالح زاہد مربی سلسلہ مقیم گولیکی ضلع گجرات)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ملک محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات سانس میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں بخار بھی ہو جاتا ہے نیز میرے برادر نسبتی چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب سارجنٹ پی اے ایف کراچی بھی بیمار ہیں ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل شفا کیلئے درخواست دعا ہے (رشید احمد طاہر معلم وقف جدید کھوکھر غربی)

۲۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم عبد الرشید صاحب درویش آف گوجرانوالہ بغرض علاج یورپ گئے ہوئے ہیں الحمد للہ اب ان کی صحت کافی بہتر ہے وہ اپنی بخیریت اور کامیاب مراجعت کے لیے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں (محمد ارشد قریشی دار الرحمت وسطی ربوہ)

۳۔ ۱۳ اکتوبر کو میرے بچے عزیز وحید احمد کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں میجر آپریشن ہوا ہے ابھی تک زخم بہت پھیلا ہوا ہے احباب جماعت سے بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (محمود احمد سعید فاضل دار الصدر جنوبی ربوہ)

۴۔ خاکسار عرصہ سے خرابی معدہ قلب و اعصابی کمزوری سے بیمار ہے احباب کرام خاکسار کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا فرماویں نیز عزیزی حفیظ احمد صاحب دنباری درد گردہ و ذہنی کرب کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ایم عبد الرحمن گوٹھ احمد پور معرفت خلیل کارپوریشن سٹیشن اوڈیرو لال ضلع سانگھڑ (سندھ))

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس طلبی ٹنڈر

زیر دستخطی کو محکمہ عمارات کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے اپنی تجدید کی فیس جمع کرادی ہو مندرجہ ذیل کاموں کے لیے کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء نافذ العمل یکم جولائی ۱۹۷۹ء بمعہ ترمیم مجریہ سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی تا تاریخ ٹنڈر پر مبنی اور دیگر آئیٹم جو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء میں نہ آتی ہوں شیڈول ریجن شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۱ء کے مطابق ادا کی جائیں گی۔ پرسینٹیج / آئیٹم ریٹ سر بمہر بتاریخ ۳-۱۱-۸۰ ایک بجے بعد دوپہر حاضر آمدہ ٹھیکیداران یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

ٹنڈر فارم مورخہ ۲-۱۱-۸۰ تک دفتری اوقات میں جاری کیے جائیں گے۔

ٹھیکیداران کو سر بمہر لفافہ الگ ہر کام کے لیے استعمال کرنا ہوگا جس پر ٹھیکیدار کا نام لکھا ہوگا۔ زر بیعانہ کے بغیر ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ زر بیعانہ بصورت چالان خزانہ یا ڈیپازٹ ایٹ کال لازماً ہونا چاہیئے۔

زیر دستخطی بلا اظہار وجوہ کسی یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱۔	ضلع سرگودھا میں پندرہ بنیادی ہیلتھ مرکز تعمیر کرنا			
i	کھورا	۱,۶۹,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۶ ماہ
۲۔	ایگریکلچر سکیموں کی پنجاب میں توسیع کے سلسلے میں فیلڈ اسسٹنٹوں کے لیے دفتر اور رہائش گاہ تعمیر کرنا			
i	شاہ حسین تحصیل خوشاب	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
ii	۳۶ ڈی بی ایضاً	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
iii	۴۱ ڈی بی ایضاً	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
iv	۵۳ ڈی بی ایضاً	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
v	بلندیا پہلوونیس	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
vi	گولی والی	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
vii	برانہ یا کھتواں	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
viii	نالواں ساگو	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
۳۔	ایگریکلچر سکیموں کی پنجاب میں توسیع کے سلسلے میں ایگریکلچر آفیسرز اور فیلڈ اسسٹنٹوں کے لیے دفتر اور رہائش گاہ تعمیر کرنا۔			
i	نوشہرہ	۱,۴۰,۰۰۰/-	۲,۸۰۰/-	۴ ماہ
۴۔	گورنمنٹ ہائی سکول راجر تحصیل خوشاب (عمارت کی مرمت)	۲۰,۰۰۰/-	۴۰۰/-	۱ ماہ
۵۔	گورنمنٹ مڈل سکول سوڈھی تحصیل خوشاب (عمارت کی مرمت)	۱۰,۰۰۰/-	۲۰۰/-	۱ ماہ
۶۔	سالانہ مرمت تعلیمی ادارہ جات			
i	غیر رہائشی عمارات جوہر آباد	۳۷,۰۰۰/-	۷۵۰/-	۳ ماہ
ii	گورنمنٹ نارمل سکول جوہر آباد	۲۵,۰۰۰/-	۵۰۰/-	۲ ماہ
iii	ڈبل سیکشن ہائی سکول چک ۴۵ ایم بی جوہر آباد	۱۱,۰۰۰/-	۲۲۰/-	۱ ماہ
۷۔	سالانہ مرمت محکمہ صحت			
	غیر رہائشی عمارات قائد آباد	۱۶,۰۰۰/-	۳۲۰/-	۲ ماہ
۸۔	سالانہ مرمت محکمہ زراعت			
i	رہائشی عمارات قائد آباد	۲۵,۶۰۰/-	۵۲۰/-	۲ ماہ
ii	غیر رہائشی عمارات قائد آباد	۱۶,۵۰۰/-	۳۳۰/-	۲ ماہ
۹۔	دیگر محکمہ جات (سالانہ مرمت)			
	مائنز ریسکیو اینڈ سیفٹی سٹیشن خوشاب	۱۹,۰۰۰/-	۳۸۰/-	۲ ماہ

مہتمم صاحب
سیکنڈ پراونشل بلڈنگ
ڈویژن سرگودھا
۶۱۹/۵۱

دعائے مغفرت

میرے برادرِ اکبر مکرم محمد صدیق صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب مرحوم قریباً نوے سال کی عمر میں مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو عید الاضحیہ کی قربانی دینے کے بعد اپنے بیٹے عزیزم بشارت احمد ممبر مرچنٹ رحمت بازار ربوہ کے رہائشی مکان واقع ناصر آباد کالونی ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اسی روز نماز عشاء کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مسجد ناصر دارالرحمت غربی کے احاطہ میں پڑھائی۔ جس کے بعد مرحوم کو بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم صالح محمد صاحب [illegible] نے دعا کروائی۔ مرحوم بڑے سادہ مزاج، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے تھے۔ بچپن میں محترم والد صاحب کی معیت میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شرف حاصل تھا جس کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے۔ ان کے پسماندگان میں محترمہ بیوہ کے علاوہ تین بیٹے، دو بیٹیاں اور بہت بڑی تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ ساری اولاد خدا کے فضل سے احمدیت سے اخلاص رکھنے والی اور نیک شہرت کی حامل ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اپنے قرب و رضا کی جنت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اعمال حسنہ بجالانے کی توفیق بخشے آمین

(نور احمد عابد مومن اسٹیشنرز گولبازار ربوہ)

کلرک کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں دو مستقل آسامیاں خالی ہیں۔ تمام درخواستیں دفتر لجنہ اماء اللہ میں سیدہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کے نام بھجوائی جائیں۔ تعلیم بی اے ہو اور خوشخط اور ٹائپنگ جاننے والی کو ترجیح دی جائے گی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے ایک غیر از جماعت دوست محمد بوٹا صاحب بعارضہ سرسام و رعشہ شدید بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے

(نصیر احمد تنویر بسا عد ہسپتال ربوہ)

ہومیو پیتھک و بائیو کیمک ادویات و کتب کا مرکز

ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں۔ شوگر آف ملک۔ گولیاں۔ ٹکیاں۔ خالی شیشیاں۔ جرمنی کی سیلڈ ادویات اور ہومیو پیتھک و بائیو کیمک کتب وغیرہ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر ربوہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۴۰۷/۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا ہفتہ طلباء ۱۹۸۰ء

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کراچی

احمدی طلباء میں باہمی یگانگت اور الفت کی فضا پیدا کرنے کے لئے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کراچی کی جانب سے گذشتہ دنوں (۲۲ اگست تا ۲۹ اگست ۱۹۸۰ء) پہلا ہفتہ طلباء منایا گیا۔ ۲۲ اگست بروز جمعۃ المبارک احمدیہ ہال میں بعد نماز جمعہ زیر صدارت چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی افتتاحی اجلاس منعقد ہوا اس اجلاس میں تقریباً ۳۰۰ طلباء نے شرکت کی۔ مہمانانِ خصوصی میں جناب عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت و سابق جنرل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جناب ندیم احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق چیئرمین احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن اور ممتاز شاعر و ادیب جناب عبید اللہ علیم شامل تھے۔ تقریب کا خصوصی پروگرام ایک مباحثہ تھا جس کا موضوع قرار داد تھا۔ "علم ڈگری کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔" قائد ایوان کے فرائض راقم الحروف نے ادا کئے۔ جبکہ قائد اختلاف تھے جناب الطاف قدیر صاحب۔ سینئر وائس پریذیڈنٹ۔

اجلاس میں ذہین طلباء کا ایک خصوصی پروگرام "ٹیلنٹ شو" میں حاضرین سے تعارف کرایا گیا۔ پروگرام کے بعد طلباء اور دیگر حاضرین کی کولڈ ڈرنک آئس کریم اور ہلکی پھلکی مٹھائیوں سے تواضع کی گئی۔

ہفتہ طلباء کا دوسرا اور تیسرا دن کھیلوں کے لئے مخصوص تھا۔ سمن آباد گراؤنڈ میں دونوں دن کرکٹ کے محدود اوورز کے کینوس گیند میچ ہوئے۔ جن میں گیارہ ٹیموں کے ۱۳۰ کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ اس موقعہ پر بلڈ گروپنگ کا بھی انتظام تھا۔

چوتھے پانچویں۔ چھٹے اور ساتویں روز ڈرگ روڈ۔ اورنگی ٹاؤن۔ گولی مار اور صدر کے علاقوں کے طلباء کے لوکل پروگرام مقامی مراکز میں ہوئے۔ جہاں حاضر طلباء کی ایسوسی ایشن کے میڈیکل ونگ کی طرف سے خون کی گروپنگ کی گئی۔

اس ہفتے کے دوران ایسوسی ایشن کے میڈیکل ونگ نے مجموعی طور پر ۳۰۰ طلباء کے خون کی گروپنگ کی۔ تمام طلباء کو ان کے خون کے گروپ نمبر کے کارڈ جاری کئے گئے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بھی خدام کی بلڈ گروپنگ ایسوسی ایشن کی جانب سے کی گئی۔

ہفتہ طلباء کے آخری دن ۲۹ اگست کو پکنک کا پروگرام تھا۔ یہ پکنک کراچی کے مضافات میں واقع ایک سرسبز مقام ٹھلوٹی میں منائی گئی۔ اس پکنک میں ۳۰ طلباء نے شرکت کی۔

مجموعی طور پر یہ ہفتہ طلباء بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ابتدائی کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

عطاء الرحمٰن طاہر جنرل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن
کراچی سٹی یونٹ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

مکرم جناب حکیم عبدالحمید صاحب اعوان ۳۰ اکتوبر بروز جمعرات تا ۲ نومبر بروز اتوار ربوہ میں قیام فرما ہوں گے اور سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے وقفہ کے اوقات میں

مشہور دواخانہ

(حکیم نظام جان مرحوم والا)

ربوہ بالمقابل ایوان محمود فون نمبر ۶۳۸ میں مل سکیں گے۔ خواہشمند مطلع رہیں

مینیجر مشہور دواخانہ

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان کا پہلا کنونشن

مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام پاکستان کے احمدی طلباء کا پہلا ایک روزہ کنونشن مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء بروز سوموار (مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے اگلے روز) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تمام احمدی طلباء سے شرکت کی درخواست ہے۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے عہدیدار کوشش کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ احمدی طلباء اس کنونشن میں شرکت کریں۔

اس بارہ میں جملہ معلومات مکرم ملک خالد مسعود صاحب معرفت ایوان محمود ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان)

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم احسان اللہ خان ابن عزیز اللہ خان صاحب راولپنڈی کو مورخہ ۹ ستمبر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ مولود مکرم قریشی عبدالوحید صاحب گول بازار کا نواسہ ہے۔ احسان اللہ خان آجکل بسلسلہ ملازمت جرمنی میں مقیم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچہ کو عمر والا نیک خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

عبدالواحد نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۴/۹ کو خاکسار کے ہاں تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ اور والدین اور خاندان کے لئے باعث برکت ہو۔

ملک محمد اسحاق ساقی کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

جرمنی میں حضور کی جماعتی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

آگ اور پانی کے میوزک کی دھنوں پر باہم اٹھکھیلیاں کرنے سے ایسا دلکش و رنگین سماں بندھتا ہے۔ کہ گویا ایک ماہر آتش باز اپنے کمالِ فن کا مظاہرہ کرکے سطح آب پر کھلائے رنگا رنگ کے چمن در چمن کھلاتا جا رہا ہے۔ جب بعض فواروں کا پانی فضا میں ایک سو تیس فٹ تک بلند ہوتا اور نت نئے ڈھنگ بدلتا ہے۔ تو یوں لگتا ہے کہ آسمان پر رات کو ہی قوس قزح نکل آئی ہے۔ لوگ فواروں کے ان دلفریب نظاروں سے لطف اندوز ہونے کے لئے ہر شام ہی ہزاروں کی تعداد میں کھچے چلے آتے ہیں۔

حضور نے پہلے سے مقررہ ایک مخصوص جگہ ہمراہ آنے والے احباب کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھ کر قریباً نصف گھنٹہ تک یہ نظارہ دیکھا اور پھر مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔ (باقی)

ضرورت نقیب

ہمیں مسجد احمدیہ پشاور شہر و صدر کے لئے دو مخلص احمدی نقیب صاحبان کی ضرورت ہے۔ مبلغ تین سو روپے (۳۰۰ روپے) ماہوار تنخواہ دی جائیگی مسجد کے اندر رہائش کا بہترین انتظام موجود ہے۔ ہر قسم کی سہولت اور آرام پہنچایا جائے گا۔ عمر ۵۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اگر صحت مند ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اپنے مقامی امیر جماعت کی تصدیق سے امیر جماعت احمدیہ پشاور سے خط و کتابت فرمائیں

مرزا مقصود احمد۔ ۲۶ زریاب کالونی۔ فقیر آباد ۲ پشاور شہر